سردار کوڑے خان پبلک ہائر سیکنڈری سکول مظفر گڑھ

نوٹس برائے جماعت دہم (اسلامیات)

ماہ جون کا **سلیبس** (سورۃ الاحزاب کے پہلے تین رکوع)

پہلا ہفتہ: الدرس الرابع (الف) : آیات نمبر ایک تا آٹھ ترجمہ یادکریں مع مشقی سوالات۔

دوسرا ہفتہ: الدرس الرابع (ب) : آیات نمبر نو تا بیس ترجمہ یادکریں مع مشقی سوالات۔

تیسرا ہفتہ: الدرس الرابع (ج) : آیات نمبر اکیس تا ستائیس ترجمہ یادکریں مع مشقی سوالات۔

چوتھا ہفتہ: تینوں اسباق کو دہرائیں

نوٹ: ترجمہ اور الفاظ معنی اپنی اسلامیات کی درسی کتاب سے یاد کریں۔

(مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الاحزاب کی ابتدا میں رسول اللہ ﷺ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: اے پیغمبر ﷺ! خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔ بے شک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اسی کی پیروی کیے جانا۔ بیشک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے۔ اور خدا پر بھروسا رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

سوال نمبر2: سورۃ الاحزاب کی آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:۔

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے (اصل) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہی درست بات ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصدِ دلی سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال نمبر 3 :   مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف)   اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

(ب)   مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ

(ج)   وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

جواب۔ (الف)   اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

ترجمہ: پیغمبر ﷺ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر ﷺ کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں۔

مفہوم: پیغمبر ﷺ کا مسلمانوں سے تعلق دوسرے تمام انسانی تعلقات سے بالا تر ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ آپ کی ذات کو اپنے ماں باپ، اولاد، اپنی جان اور دوسرے تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز رکھیں اسی طرح آپ کی تمام ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں اور زندگی بھر ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(ب)   مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ

ترجمہ: خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔

مفہوم: ہر آدمی کے سینے میں ایک دل ہوتا ہے دو دل ہونا ممکن نہیں۔ اسی مناسبت سے یہ بات کہی گئی کہ بیٹے تو دراصل حقیقی بیٹے ہی ہوا کرتے ہیں منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی جگہ دینا ممکن نہیں اسی طرح بعض اوقات شوہر اپنی بیویوں کو طلاق دینے کے لئے مائیں کہہ دیتے ہیں تو وہ اس طرح کہنے سے حقیقی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان سے رجوع کرنے کا حق بہر حال برقرار رہتا ہے۔

(ج)   وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

ترجمہ: اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھے ہو تو تمہاری ماں بنایا۔

مفہوم: عربوں میں طلاق دینے کا ایک دستور یہ بھی تھا کہ لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے تھے اور اب وہ یہ خیال کرنے لگتے کہ وہ واقعی ان کی ماں کی طرح ہیں لہذا اب سے دوبارہ رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان سے کہہ دینے سے کوئی بیوی ماں نہیں بن جاتی لہذا شوہر کفارہ کی ادائیگی کے بعد اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

(مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: آیات کی روشنی میں بتایئے غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: غزوہ احزاب میں اللہ کی تائید و نصرت:

غزوہ احزاب میں عرب قبائل مل کر ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے زور دار آندھی چلائی جس نے کفار کے خیمے اکھاڑ دیئے اور ان کی ہر چیز برباد ہو گئی۔ اس کے علاوہ فرشتوں کی ایسی فوج بھی مسلمانوں کی مدد کر رہی تھی جو کسی کو بھی نظر نہ آرہی تھی اللہ کی اس تائید و نصرت سے اہل ایمان کو کامیابی ملی۔

سوال نمبر2: غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان اور منافقین کا طرز عمل کیا تھا؟

جواب: اہل ایمان کا طرز عمل:

غزوہ احزاب کے دوران اہل ایمان کو جب کہ خوب آزمایا گیا لیکن وہ اس آزمائش پر پورے اترے۔

منافقین کا طرز عمل:

منافقین کی حالت بہت خراب تھی ان کے دل مارے دہشت کے گلوں تک پہنچ گئے اور وہ اللہ کے بارے میں بدگمانی کرنے لگے اور حیلوں بہانوں سے جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے لگے۔

سوال نمبر3: سورۃ احزاب کی آیات میں جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں (اَلْمُعَوِّقِیْنَ) کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والے (اَلْمُعَوِّقِیْنَ):

یہ لوگ دکھاوے کے لئے کبھی کبھی میدان میں آ کھڑے ہوتے اور بعض اوقات سچے مسلمانوں کو بھی جہاد میں آنے سے روکتے ان کا حال یہ تھا کہ کفار سے ملنے کے وقت ان کی آنکھیں پتھرا جاتیں اور ان کے ہوش و حواس گم ہونے لگتے خوف ختم ہونے پر مسلمانوں کے خلاف زبان درازی کرتے۔ ان کا ایمان اللہ کو قبول نہیں تھا۔

(مشقی سوالات)

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں؟

(الف) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(ب) فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔

(ج) وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ۔

جواب۔ (الف) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ترجمہ: تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔

مفہوم: اللہ تعالی نے حضور ﷺ کی ذات اقدس کو تمام بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی شخصیت تمام کمالات وصفات کی مظہر تھی۔ اس لئے حکم دیا گیا کہ ہر معاملہ ہر حصہ اور زندگی کے تمام شعبوں میں آپ ﷺ کی پیروی کرنی چاہیے کیونکہ زندگی سے تمام معاملات میں آپ ﷺ کی زندگی سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(ب) فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔

ترجمہ: ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں جو کہ انتظار کر رہے ہیں۔

مفہوم: غزوہ احزاب میں منافقین اپنا عہد وپیان توڑ کر میدان جنگ سے ہٹ گئے ان کے برعکس سچے مسلمانوں نے اپنا وعدہ اور پیان سچ کر دکھایا اور بڑی بڑی تکالیف اور سختیوں کے باوجود حضور ﷺ کی رفاقت سے ذرہ بھر پیچھے نہیں ہٹے ان میں کچھ تو اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو چکے یعنی جام شہادت نوش کر لیا جبکہ باقی ماندہ بڑے شوق سے شہادت کے خواہشمند ہیں۔

(ج) وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ۔

ترجمہ: اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہو۔

مفہوم: مومنوں کی تمام تر امیدوں کا مرکز اللہ ہونا چاہیے۔ اگر لڑائی میں مسلمان اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں تو کسی سہارے کی انہیں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ غزوہ احزاب کے موقع پر اللہ نے ہوا کا طوفان اور نہ نظر آنے والے فرشتوں کا لشکر بھیج کر مسلمانوں کی نصرت فرمائی گویا اللہ ہی کی ذات لائق اعتماد اور بھروسہ ہے جو ہر وقت کام آتی ہے۔